دنیا کو ایک کوزہ میں بند کر دیا۔ دنیا کے ہر انسان کے فاصلے کی دوری کو ختم کر دیا ہے مگر وہ ہی ٹیلی ویژن دنیا کے ہر ملک کے انسانوں کے مسائل کو ایک جگہ پر مجتمع کر کے سب کی مشکلات و پریشانیوں کو یکساں کر دیا ہے۔ آج جو حالات امریکہ میں رونما ہیں یا ہندوستان میں پیدا ہو رہے ہیں وہ ہی چین میں بھی ہیں اور سعودی عرب میں بھی۔ پاکستان میں بھی ایسے حالات درپیش ہیں اور سری لنکا و نیپال و افغانستان بھی ان ہی حالات سے نبرد آزما ہے روس و فرانس، جرمنی و فلپائن، ترکی و مصر، لیبیا و شام، عراق و ایران غرض کوئی ملک ایسا نہیں جہاں کے حالات میں کم و بیش کوئی فرق ہو۔ سعودی عرب میں جہاں کی انسانی زندگی کسی قدر سکون و اطمینان سے گذر رہی تھی وہاں بھی بم دھماکوں کے ذریعہ انسانی جانوں کی ہلاکت کی خبر سے دل دہل گیا، وہاں کے ایک قصبہ کی مسجد میں نمازیوں پر گولی کا چلنا اور اس سے ایک نمازی کی موت اور وہاں کے ایک فوجی ہیڈ کوارٹر پر بم کا گرنا جس سے چھ انسانی جانوں کی ہلاکت کی خبر پڑھ کر کس انسان کو تعجب و حیرت نہ ہو گی، جہاں ابھی کچھ سال پیشتر اس قسم کی باتوں کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا وہاں تشدد آمیز واقعات کا رونما ہونا حیرت و استعجاب کی بات نہیں تو اور کیا ہے۔ پاکستان میں مسجدوں میں نماز پڑھتے ہوئے لوگوں پر گولیاں چلا کر نمازیوں کو قتل کرنے کے واقعات عام بات ہو چکی تھی لیکن ۱۹ نومبر ۱۹۹۵ء کو پاکستان کی راجدھانی اسلام آباد میں مصری سفارت خانہ پر ایک خودکشی دستے کے ذریعہ سے زوردار حملہ نے مصری سفارت خانہ کی دیو ہیکل عمارت کو آناً فاناً ملبہ کا ڈھیر بنا دیا۔ جس میں مصری سفارت خانہ میں موجود اپنے کاموں میں مشغول ۱۷ انسان لقمۂ اجل بن گئے اور تقریباً ۶۰ افراد زخمی ہو گئے۔ اسی طرح سری لنکا میں لٹے دہشت پسندوں کے ذریعہ بے قصور انسانوں کو بموں سے ہلاک کرنا سوتے یا چلتے پھرتے انسانوں کو گولیوں سے بھون دینا۔ اور اس کے جواب میں سری لنکا کی فوج کی طرف سے سخت فوجی کارروائی کر کے لٹے دہشت پسندوں کی ایک بڑی تعداد کو جان سے دینا۔ جیسی خبریں اخبارات میں شائع ہونا روزمرہ کا معمول بن گئی ہیں۔ اس کے علاوہ کے عمل و کردار اخلاقی گراوٹ کی خبریں جیسے ایک باپ نے اپنی ہی بیٹی کے ساتھ منہ کالا کیا، یا ایک بیوی نے اپنے خاوند کو اپنے پریمی کے ساتھ مل کر اسے سوتے ہوئے جان سے